سرکاری رپورٹ تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق یکم رجب المرجب ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲	تحریک منجانب نواب ذوالفقار علی مگسی	۶
۳	وقفہ سوالات	۶
۴	رخصت کی درخواستیں	۱۶
۵	تحاریک التوا۔	۱۶
۶	تحریک التوا نمبر ۴	۱۶
۷	قرارداد نمبر ۵۴۔ منجانب ظہور حسین خاں کھوسہ	۲۲
۸	پوائنٹ آف آرڈر منجانب عبدالرحیم خاں مندوخیل	۲۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق یکم رجب المرجب بروز ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعرات پانچ بج کر پانچ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الٓمّٓ ۝ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۝ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝
وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ.

ترجمہ :- یہ اسی کتاب یعنی قرآن کی آیتیں ہیں۔ جس میں حکمت ودانش کی باتیں ہیں۔ نیکوں کار جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے لیے یہ آیتیں موجب ہدایت اور رحمت ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ رول نمبر ۲۲۶ کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے میں معزز رکن صوبائی اسمبلی جناب نواب ذوالفقار علی مگسی صاحب کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے اسمبلی اجلاس میں مالیاتی کمیٹی کے ایک رکن کے انتخاب کو کالعدم قرار دینے کے بابت تحریک پیش کرے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے اسمبلی اجلاس میں مالیاتی کمیٹی کی ایک خالی نشست پر سردار عبدالرحمان کھیتران کی بحیثیت رکن منتخب ہونے کی کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا تحریک کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

(وقفہ سوالات)

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل کا سوال ۳۳۸ دریافت فرمائیں۔

X عبدالرحیم مندوخیل: کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ ماہی گیری اور اس کے ماتحت محکموں / اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام / اسکیم / پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے:

وزیر ماہی گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(ا) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) محکمہ ماہی گیری کو سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے ترقیاتی فنڈز نہیں دیئے گئے لہذا مالی سال

۹۴_۱۹۹۳ء تا ۹۷_۱۹۹۶ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کو خالی (Nil) تصور کیا جائے۔

(ب) مالی سال ۹۴_۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز کا کوئی بھی اسکیم پروجیکٹ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے منظور نہیں کیا گیا لہذا جواب کو (Nil) تصور کیا جائے۔

(II) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی میں مالی سال ۹۴_۱۹۹۳ء تا ۹۷_۱۹۹۶ء کے دوران منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے نام و ضلع کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام ٹھیکیدار / کمپنی	اسکیم	سال	تخمینہ لاگت روپے	کام کی نوعیت	اب تک ٹھیکہ روپے
۱	درویش علی ٹھیکیدار پسنی ضلع گوادر	واٹر سپلائی اسکیم PFHA کالونی	۹۵_۱۹۹۴ء	۰.۵ ملین	مکمل	۰.۸ ملین
۲۔	درویش علی ٹھیکیدار پسنی	پروٹیکشن وال پسنی ہاربر	۹۵_۱۹۹۴ء	۳.۰ ملین	مکمل	۳.۰ ملین
۳۔	میسرز اشن بزنس ایکویپمنٹ کوئٹہ	شور پروٹیکشن گوادر بے	۹۵_۱۹۹۴ء	۳.۰ ملین	مکمل	۳.۰ ملین
۴۔	پیراڈو یاپ کنسٹرکشن کمپنی کراچی	ڈریجنگ ہاربر اینڈ بیسن	۹۷_۱۹۹۶ء	۹.۵ ملین	۷.۲۵ ملین	

عبدالغفور کلمتی: جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال ہے جناب والا یہاں ان کے جواب ہے ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان کا کہ ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء بلکہ ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء تک ان کا کوئی پراجیکٹ نہیں رہا کوئی اسکیم ان کا رہا تو میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ اس دوران یعنی آپ اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے صوبے میں ماہی گیری کی ترقی کے لئے کوئی پراجیکٹ نہیں رکھا اتنے سالوں میں یعنی

آپ کیا کام کر رہے ہیں۔
عبدالغفور کلمتی: جناب پراجیکٹ تو رکھے تھے لیکن فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی پراجیکٹ پر کام نہیں ہوسکا۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں اس طرح پوچھوں گا کہ آپ نے کوئی پراجیکٹ دیا
عبدالغفور کلمتی: جی پراجیکٹس بہت سارے دیئے ہیں۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ ان کا لسٹ اسمبلی میں پیش کر سکتے ہیں۔
عبدالغفور کلمتی: بالکل اگلی سیشن میں آپ کو مل جائیں گے۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ جو بھی پراجیکٹس اسکیم انہوں نے دیا ہے اور کابینہ اور بجٹ میں اس کے لئے allocation نہیں کی ہے۔ وہ جو تمام پراجیکٹس جناب والا یہاں ہاؤس میں رکھ دیں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: یعنی جس جس پراجیکٹس کا انہوں نے تجویز دیا ہوں۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: اسی اجلاس میں آپ پیش کریں گے۔
عبدالغفور کلمتی: نہیں اگلے اجلاس میں آپ کو لسٹیں دے دیں گے۔ کیونکہ اس اجلاس میں دو تین دن رہتے ہیں۔ شاید دو تین دن وہ لسٹیں نہیں پہنچ سکتے ہو اس لئے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے سیشن میں آپ کو یہ لسٹیں مہیا کی جائے گی۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ مہربانی کریں کیونکہ کافی دن ہے ان کے پاس ایک سادہ چارٹ ہونا چاہئے کہ یہ پراجیکٹس ہیں ان کا صرف نام لکھنا ہے پراجیکٹ فلانے علاقے......
عبدالغفور کلمتی: کوشش کریں گے کہ اسی سیشن میں دے دیں۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: مہربانی۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۳۶۵ دریافت فرمائیے۔
عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۳۶۵۔

۳۶۵۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر ماہی گیری از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ ماہی گیری اور اس سے منسلک محکموں/اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے، نیز ہر اسکیم/پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم/پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم/پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے، نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/اسکیم اور پراجیکٹ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر ماہی گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(I) ۔ ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے ڈائریکٹوریٹ فشریز بلوچستان کو کسی بھی جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/پروجیکٹ پر کام کرنے کے لئے فنڈ نہیں دیئے گئے لہذا ضلع وار تفصیل اور پروجیکٹ وار تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان کا کوئی بھی اسکیم/پروجیکٹ منظور نہیں ہوا لہذا اسکیم/پروجیکٹ پر کام کی تفصیل وغیرہ (Nil) خالی تصور کی جائے۔

(II) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی پسنی:

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے اتھارٹی کو کسی بھی نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں/پراجیکٹ پر کام کرنے کے لئے فنڈ نہیں دیئے گئے لہذا ضلع وار تفصیل اور

پروجیکٹ وار تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران اتھارٹی میں کوئی بھی اسکیم/ پروجیکٹ منظور نہیں ہوا لہذا اسکیم/ پروجیکٹ پر کام کی تفصیل (Nil) خالی تصور کیا جائے۔

عبدالغفور کلمتی: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسی سوال میں بھی یعنی تمام ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں انہوں نے اپنے آپ کو اس طرح فارغ کیا ہے کہ ان کا کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ وہ ایسے ہی With due respect تنخواہ لیتے ہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے صوبے میں جناب والا کافی دریا ہے جن میں بہت اچھی اچھی قسم کی مچھلیاں ہیں ان کی پرورش کے لئے اس کا انتظام ہوسکتا ہے۔ جو ہمارے اس صوبے کے لئے خوراک کا کام آسکتا ہے اور فارن ایکسچینج بھی ہوسکتا ہے لیکن انہوں نے نہیں کیا ہے میں یہی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں بھی آپ نے کوئی پراجیکٹ منظور نہیں کیا ہے۔

عبدالغفور کلمتی: اس کا جواب بھی پہلے سوال کی طرح جو بھی پراجیکٹس کے لئے ہم نے تجویز دی ہے وہ آپ کو مہیا کر دی جائیگی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ٹھیک ہے۔

۳۹۵۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر ماہی گیری از راہ مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ماہی گیری اور اس سے منسلک محکموں/ اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر/ بلڈوزر/ رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ رمئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر/ بلڈوزر/ ٹریکٹر مشینوں نے پبلک/ نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے؟ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ج) جز ''ب'' میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی وسڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑ/کلومیٹر/فٹ/مکعب فٹ اور رقم وغیرہ) کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر ماہی گیری:

ادارہ وار تفصیل درج ذیل ہیں۔

(I) ڈائریکٹوریٹ آف فشریز بلوچستان:

(الف) ڈائریکٹوریٹ فشریز بلوچستان میں کوئی گریڈرز/بلڈوزر/رگ مشین نہیں ہے۔

(ب) (Nil).

(ج) (Nil)

(II) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی پسنی:

(الف) پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی میں کوئی گریڈر/بلڈوزر/رگ مشین نہیں ہے۔

(ب) (Nil)

(ج) (Nil)

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسی سوال میں With due respect احترام سے جناب والا دیکھے پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ ہمارا کوئی پراجیکٹ نہیں رہا ۱۹۹۸ء، ۱۹۹۷ء میں یعنی ہم یہی کہہ رہے ہیں جناب والا ہمارے ساحل میں جو بھی قدرتی دولت ہے اور آج جب ہم کہتے ہیں کہ فورم کمپنی نے اس پر قبضہ کیا ہے اگر پسنی ہاربر اتھارٹی فشریز ہاربر اتھارٹی یا ماہی گیری کا محکمہ اپنے پراجیکٹس رکھتے تو کیا یہ مسئلہ پیدا ہوتا جو آج انہوں نے کیا ہے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کا محکمہ موجود تھا اور تنخواہ لے رہے تھے اور تمام ماہی گیری کے وسائل غیروں نے قبضہ کرلیا یہی تو بات ہے ہمارا اعتراض اس پر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رحیم صاحب سوال کیا بنا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال میرا یہ ہے۔ میں اس کو اس طرح رکھوں گا تجویز کروں گا کہ

پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی اوران کے خلاف انکوائری کی جائے کہ انہوں نے اس طرح کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان صاحب یہ تو سوال نہیں بنتا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا سوال نہیں تجویز ہے۔منسٹر صاحب اس پر اپنا جواب دے سکتے ہیں۔

عبدالغفور کلمتی: جناب والا ہم نے بہت سارے پراجیکٹس دیئے ہیں جن میں پسنی فشریز ہاربر اتھارٹی کے بارے میں بھی ان میں بہت سارے ہیں کیونکہ گورنمنٹ کے پاس فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے کسی بھی کام کے لئے فنڈ مہیا نہیں کئے اس لئے ہم کسی بھی پراجیکٹ کو شروع نہ کرسکے۔ہم آپ کو ان پراجیکٹس کی تفصیل دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ وہ تفصیل ہی ہمیں دے لیکن میں یہ پی اینڈ ڈی کے وزیر صاحب سینئر منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ دیکھئے کہ ایک اتنا اہم محکمہ اور ہمارے اتنے اہم Potential اور اس پر آپ نے سالوں سال کام نہیں کیا نہ ہمارے دریاؤں کے پانی کا نہ سمندر کے پانی۔ بڑا افسوس ہے پی اینڈ۔ڈی کے منسٹر صاحب۔

۳۹۸۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر بی واسا ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ واسا اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے پاس صحیح اور خراب حالت میں کل کس قدر گریڈر/بلڈوزر/رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر/بلڈوزر/ٹریکٹر/رگ مشینوں نے پبلک/نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے؟ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد/ایکٹر/کلومیٹر/کعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر پی واسا:

(الف) محکمہ پی واسا میں گریڈر/ بلڈوزر اور رگ مشین موجود نہیں ہیں۔ البتہ پی واسا میں دو عدد کرینیں موجود ہیں جس کا وزن اٹھانے کی طاقت تقریباً تین سے پانچ ٹن ہے مندرجہ بالا کرینیں کوئٹہ میں ہی کام کر رہی ہیں جو کہ ہمارے واسا اسٹور میں بھاری مشینیں اور پائپ اتارنے چڑھانے اور ٹیوب ویلز کے پمپ لگانے اور ڈالنے کے کام آتی ہیں۔

(ب) جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء میں دونوں کرینوں نے تقریباً ۱۷۶ گھنٹے کام کیا ہے۔

(ج) ایضاً۔

عبدالغفور کلمتی: جناب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں یہی مسئلہ ہے...... جناب والا اس میں میرا وہی ضمنی سوال ہے کہ یہ گریڈر نہ بلڈوزر ان کی ضرورت ہوئی کیونکہ انہوں نے کوئی تعمیر کرنا نہیں تھا۔ کوئی تالاب بنانا ان کی ضرورت نہیں رہی، کوئی ایسا کام ان کے لئے ضرورت نہیں تھا لہٰذا ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہے یہی ایک بنیادی وجہ ہے۔

عبدالغفور کلمتی: نہیں جناب والا ماہی گیری کے معاملے میں اگر پوچھنا چاہتے ہو لانچ، بوٹس وغیرہ کے بارے میں ہم ان کے متعلق آپ کو جواب دے سکتے ہیں بلڈوزر اور گریڈر وغیرہ کا وہاں کوئی کام ہی نہیں۔ البتہ اگر آپ کہتے ہیں کہ تالاب وغیرہ وہ تو Hire کیا جاتا ہے کسی کمپنی سے فشریز محکمہ اپنے پاس اس قسم کا کوئی چیز نہیں رکھتا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیکھئے اپنے ہمارے پانی میں، یہ جو ہمارے دریا ہیں ان میں ماہی پروری کو ترقی دے سکتے ہیں۔ اور اس میں آپ کو گریڈر، بلڈوزر ان کے کام کی ضرورت پڑتی ہے۔

۳۵۲۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

X کیا وزیر واسا از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ واسا اور اس کے ماتحت محکموں، اداروں میں منظور شدہ (Enlisted) ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں کے ٹھیکہ پر دیے گئے تمام کام/اسکیم/پراجیکٹ وغیرہ کی سالانہ وار اوران کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے.

وزیر واسا: جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ (صوبائی وزیر محکمہ واسا): جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں ایک تو ان تمام سالوں میں ۹۳-۱۹۹۴ء سے ۹۶-۱۹۹۷ء تک واسا نے جو خرچہ کیا ہے اس میں بالخصوص آپ نے کنسلٹنسی کا خرچہ جو کیا ہے یعنی اس میں آپ اندازہ لگائیں جناب والا میں ان کو ۹۳-۹۴ میں ایٹم ۱۸، ایٹم ۲۱، ایٹم ۲۳، ایٹم ۲۴، ایٹم ۲۶۔ ایک سال میں انہوں نے نیسپاک پرائیویٹ لمیٹڈ کوئٹہ اور پھر یہی کمپنی اس کو تقریباً تیس لاکھ روپے کنسلٹنسی کو دی ہے یعنی ایک تو یہ کنسلٹنسی آپ کے پاس اپنے انجینئر نہیں تھے کنسلٹنسی کو تمام سال کے خرچے سے زیادہ آپ نے رقم دیا۔

بسم اللہ خان کاکڑ (صوبائی وزیر): جناب یہ جو نیسپاک والوں کا تھا بنیادی طور پر یہ برج عزیز خان کی فیزیبلٹی اور اسٹیمٹ بنانے کے لئے آپ دیکھیں یہ ٹھیک ہے ان کو ابھی تک ایک کروڑ انتالیس لاکھ روپے ادا کیے جا چکے ہیں انہوں نے سروے کرنا تھا فیزیبلٹی بنانی تھی ہم سے پہلے ہوا ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ جو ہمارے پاس خود اتنے انجینئروں کی موجودگی میں ان کو رکھنا ابھی ہم نے یہ کیا ہوا ہے کہ اس کے بعد جتنے بھی ہونگے ہم اپنے انجینئر سے کروائیں گے۔ بنیادی طور پر یہ برج عزیز خان پر یہ کام کرتے رہے ہیں اور اس پر یہ چار پانچ چھ سال تک مسلسل اگر آپ دیکھئے یہ کنسلٹنسی کو برج عزیز خان ڈیم کی فیزیبلٹی سروے اور اسٹیمنٹ بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً ادا کی گئی ہے جس کا یہ

اعتراف کرتے ہیں کہ اپنے انجینئرز کی موجودگی میں یہ نہیں ملنے چاہیے تھی اور اب ہمارا ارادہ آئندہ کنسلٹنسی کی مد میں ان کو کوئی رقم ادا نہیں کرے گا بلکہ ہم اپنے انجینئر سے کروائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تو یہ اسی ایئم ۹۳-۹۴ء کے میں نے آپ سے عرض کیا پھر ۹۴-۹۵ء میں ہے ایئم ۳۸ ۱۹۹۴ء ۲ :۱۱اسی طرح ۹۷-۹۸ء میں ہے یعنی مسلسل آپ نے کنسلٹنسی کے لئے یعنی اتنا رقم دی ہے اپنے انجینئرز آپ کے پاس تھے آپ نے نہیں کیا آئندہ کے لئے یعنی جیسے آپ نے کہا اس کے مطابق اپنی انجینئرز سے ہم تجویز دیں گے کہ آپ اپنے انجینئر سے کام لیں اس کے ساتھ جناب والا یہ ۹۶-۹۷ء میں ایئم ۱۵-۱۶-۱۷ اور ۱۸ آپ چیک کریں۔ جناب والا ایئم ۱۵ ٹیوب ویلز کی مرمت، ۱۶ ٹیوب ویلز کی مرمت، ۱۷ ٹیوب ویلز کی مرمت، ۱۸ ٹیوب ویل کی مرمت اور پائپ لائن کا بچایا جانا اور اس میں رقم ۹ لاکھ ایک بار ۸ لاکھ ۳۳ ہزار دوسری بار ۹ لاکھ ۶۲ ہزار ایک بار ۶ لاکھ ۳۰ ہزار، تیسری بار ۴ لاکھ ۵۰ ہزار، چوتھی بار یعنی اس میں آپ نے ٹیوب ویل جنرل رکھ دیا ہے آپ ریکارڈ پیش کر سکتے ہیں کہ کون کون سے ٹیوب ویلز ہیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ صوبائی وزیر: بالکل یہ پیش کر سکتے ہیں اسی سیشن کے دوران آپ کو اس کی تفصیل پیش کی جائے گی۔

۴۳۹۔ سردار ستر ام سنگھ ڈومکی:

X کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران کتنی نئی گاڑیاں کن کن محکموں کے لئے خریدی جا چکی ہیں۔ گاڑیوں کی قیمت خرید/ماڈل وغیرہ کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر خزانہ:

فروری ۱۹۹۷ء تا جون ۱۹۹۸ء کے دوران جتنی نئی گاڑیاں خریدی گئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تاریخ	گاڑی کا نام	ماڈل	تعداد	قیمت	محکمہ
(ا) ۱۹۹۶-۹۷ء ۱۳-۳-۹۷	پک اپ سنگل ڈور	۱۹۹۷ء	۲ عدد	۱،۳۳۱،۷۰۰/	کمشنر کوئٹہ برائے پی اے چاغی
(ب) ۹۸-۲-۲۶ء	پک اپ سنگل ڈور	۱۹۹۷ء	۸ عدد	۵،۰۳۲،۰۰۰/	پراونشل پولیس
(ج) ۱۹۹۷-۹۸ء ۶-۳-۹۸	ایمبولینس	۱۹۹۸ء	ایک عدد	۱،۳۳۰،۰۰۰/	خضدار جیل۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ ڈومکی: جناب میرا ضمنی سوال ہے ان کی ضرورت کیا تھی کہ اتنی گاڑیاں خریدی گئیں۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): گاڑیاں زیادہ نہیں خریدی گئی ہیں ایک گاڑی پی۔اے چاغی کے لئے خریدی گئی ہے اور ایک ایمبولینس خضدار جیل کے لئے خریدی گئی ہے اور یہ آٹھ پک اپ پولیس کے لئے خریدی گئی ہیں اور پولیس کو لاء اینڈ آرڈر مینٹین کرنے کے لئے یہ گاڑیاں خریدنے کی اجازت دی گئی تھی ان کے پاس گاڑیاں نہیں تھیں اسی لئے ان کو گاڑیاں لے کر دی تھیں۔

ڈاکٹر تاراچند: جناب اسپیکر صاحب میرا ایک ضمنی سوال ہے آیا صوبائی حکومت کی کوئی نئی گاڑیاں خریدنے کا پروگرام ہے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جب پیسے ملیں گے تو خریدنے کا ضرور پروگرام گورنمنٹ کا ہوگا لیکن ابھی فنڈ نہیں ہے اسی لئے ابھی پروگرام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکریٹری صاحب اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو آپ پیش کریں۔

(رخصت کی درخواستیں)

سیکریٹری اسمبلی: حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا پر آج کے لئے اجلاس

سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

سیکریٹری اسمبلی: میر اسرار اللہ زہری صاحب صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوگئی)

سیکریٹری اسمبلی: سردار بہادر خان بنگلزئی نے اپنی علالت کی بناء پر اجلاس کے باقی ماندہ دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج کے ایجنڈے پر درج ذیل تحاریک کا التواء ہے تحریک التواء نمبر ۵، تحریک التواء نمبر ۶، تحریک التواء نمبر ۸، تحریک التواء نمبر ۹، تحریک التواء نمبر ۱۰، تحریک التواء نمبر ۱۱، تحریک التواء نمبر ۱۲۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پوائنٹ آف آرڈر تحریک التواء یہ جو میزائلوں کے حملے کا تھا اس کا نمبر کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ نمبر چار ہے یہ امن وامان کے مسئلے ہیں شاید اس کے لئے دن مقرر کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا یہ تو امن وامان تو اندرونی ایک سائیڈ ہے یہاں تو بیرونی سے اندرونی بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ تو ملکی معاملات ہے اور امن وامان کے مسئلے کیلئے ایک دن مخصوص ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں آپ سے Request کروں گا کہ اس کو میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے پیش کرے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جی اجازت ہے مہربانی۔ تحریک التواء نمبر ۴۔

ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۷۰ اور ۷۱ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس عوامی اہمیت کی فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہ ۲۰ راگست کی رات کو امریکہ نے پاکستان کی فضائی حدود استعمال کر کے افغانستان پر کروز میزائلوں سے جارحیت کی ان میں سے کم از کم ایک میزائل بلوچستان کے علاقہ خاران کو نشانہ بنایا۔ اس وقت لکھا گیا جناب والا تاریخ ابتداء میں اس وقت ایک میزائل تھا اب تو ثابت ہو گیا ہے کہ بہت سے میزائل گرے ہیں اس طرح ملک کو ایک علاقائی اور آخر کار عالمی جنگ میں دھکیلنے کا ہولناک قدم اٹھایا گیا جس سے تمام ملک اور صوبہ میں سخت تشویش اور خوف وہراس پایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو پھر آپ جی تحریک التوا پیش ہوگی۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر ریونیو): جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ ایک وفاقی حکومت کا مسئلہ اس پر صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی میں بحث نہیں ہو سکتی تو صحیح بات یہ ہے کہ ایک تحریک التواء گزشتہ پانچ چھ اجلاس کے بعد پیش کی جارہی ہے جو خلاف قاعدہ ہے لہذا آپ اس کو خلاف قاعدہ قرار دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان کاکڑ صاحب ۲۹ تاریخ کے لئے یہ امن وامان کا مسئلہ رکھا گیا ہے اس پر بحث اسی دن ہوگی تو اس دن پھر بحث ہوگی اگر آپ نامنظور کرانا چاہتے ہیں تو۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر): کیونکہ یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہمارے اسمبلی کے اجلاس سے ایک ہفتہ پہلے پیش کیا گیا اور آج چوتھا پانچواں اجلاس جارہا ہے لہذا یہ فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ تحریک التوا وفاقی حکومت سے تعلق رکھتا ہے لہذا اگر معزز رکن

قومی اسمبلی میں اس پر بحث بھی ہو چکی ہے لہذا یہ اس صوبائی ایوان میں نہیں پیش کی جا سکتی لہذا اس کو خلاف قاعدہ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ذرا وضاحت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پہلی بات میں وہ ٹائم کی بات کروں گا بہت افسوس ہے جناب والا پہلے یہ ۲۰ راگست کو ہوا ہے اور ۲۰ راگست کے بعد ہمارا یہ پہلا اجلاس ہے اور ہم نے جو یہ تحریک التوا پیش کی ہے وہاں آپ تاریخ دیکھیں اس میں بالکل یعنی اس واقعے کے فوری بعد ہم نے تحریک التواء پیش کی۔ اصل میں دوسری بات یہ ہے کہ یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس کا اسمبلی کو نوٹس لینا چاہئے یعنی ہمارے صوبے کے دفاع کا مسئلہ ہے ملک کے دفاع کا مسئلہ یعنی یہ اکیلے فیڈرل گورنمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے یعنی آپ کے فضائی حدود کو حتیٰ کہ آپ کی زمینی حدود کو ایک غیر ملکی جارحیہ حکومت استعمال کر رہا ہے اس کے بارے میں صوبائی گورنمنٹ بات تک نہیں کر رہی۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر یہ تحریک ابھی تک بحث کے لئے منظور ہی نہیں ہوئی تو معزز رکن اس پر بحث کر رہا ہے مہربانی کر کے آپ اپنا رولینگ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو اب وہ تائید میں اپنے ممبران کو بلائیں گے ذرا وضاحت کیجئے گا۔ ذرا استفسار سے کام لیجئے گا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو عرض کر رہا ہوں وزیر پارلیمانی امور نے یہ کہا کہ یہ وہ نہیں ہے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تحریک التوا ایڈ میٹڈ یعنی اس کو منظور کرنا چاہئے کہ اس پر بحث ہو جائے اصل بات یہ ہے باقی تفصیلی بحث تو بعد میں ہم کریں گے کہ کیا واقعات ہوئے یعنی ہمارے صوبے کا بلکہ میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ صوبائی گورنمنٹ یہ ہاؤس کے سامنے رکھیں کہ کیا اقدامات کئے اس میں صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے۔

(شور)

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر گزارش کہ یہ تحریک التوا جتنے بھی ہیں اسے باقاعدہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ساتھی چیمبر میں بیٹھ کر فیصلہ کیا ہے کہ جیسے آپ نے ۲۹ تاریخ لائن آف آرڈر کے لئے منتخب کیا ہے کہ لائن آف آرڈر پر بحث ۲۹ تاریخ کو ہوگی لہذا جہاں یہ کرو ڑ میزائل کا مسئلہ ہے یا جو باقی مسائل ہیں جتنے بھی ہیں اسے ریکارڈ پر لانا تھا وہ آگے آپ ریکارڈ پر لانے کے بعد بحث ۲۹ تاریخ کو ہے جو کچھ کہنا ہے وہ پھر ۲۹ تاریخ کو بولیں۔ اب آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ رولنگ دے دیں ۲۹ تاریخ کو مسئلہ ختم ہے اور آج میرے خیال میں رحیم صاحب نے وہ گندم والا پیش کرنا تھا اس کی بجائے انہوں نے یہ پیش کر دیا وہ سارا معاملہ ۲۹ تاریخ کے لئے رکھا ہوا ہے تو لہذا آپ رولینگ دے دیں مسئلہ مختصر ہے اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بحث کے لئے تو آپ تحریک پر زور نہیں دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اگر آپ اس کو اسی تاریخ کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ۲۹ تاریخ کو تو ویسے پہلے سے امن و امان پر بحث کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو اس کو بھی اسی تاریخ کے لئے آپ چھوڑ دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کو بھی اسی تاریخ کے لئے۔ تھینک یو۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب تحریک التواء نمبر ۵ پیش کریں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب تحریک التواء ایک دن میں ایک پیش ہو سکتی ہے اور یہ ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہت سی تحریکیں پیش کرتے جائیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہت سی تحریکیں ہیں اس طرح سارے ختم نہیں ہو سکتے ہیں جناب۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں آپ کو قانون یہ کہتا ہے کہ آپ ایک پیش کر سکتے ہیں ایک سے زیادہ پیش نہیں کر سکتے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): گزارش یہ ہے کہ جتنی تحریک التواء ہے لائن آف آرڈر سے متعلق چاہے کروز میزائل کے ہیں، چاہے انتظامیہ کے ہیں، چاہے کالج کے ہیں، چاہے طلباء کے ہیں، جتنی بھی ہیں وہ ۲۹ تاریخ آپ نے مقرر کی ہے لہذا وہ سب مسائل پر ۲۹ تاریخ کو بحث کر سکتے ہیں اب ایک دن میں ایک تحریک التوا پیش ہوگی آج کا دن اس کے لئے مقرر تھا کہ Wheat (ویٹ) کا جو گندم کا ہے وہ انہوں لے پیش کرنا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے آج وہ پیش نہیں کیا تو میں گزارش کروں گا کہ ۲۴ کو بیشک وہ wheat والا پیش کریں اور پھر اس کے بعد جو دوسرا صوبائی خود مختیاری کا یا جو کچھ ہے وہ پیش کریں آج ایک پیش ہوا ہے As رولز آپ یہ رولنگ دے دیں کہ جتنے بھی لائن آف آرڈر سے متعلق مسائل ہیں وہ ۲۹ تاریخ کو زیر بحث ہوگا بس مسئلہ ختم ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب ایسا ہے کہ میں جو ابھی بتا رہا ہوں یہ اسی مضمون کے نہیں ہیں یہ کسی اور مضمون کے ہیں تو پیش ہونے کے لئے اجازت دے دیں گے تو پھر اگر آپ منظور نہ کرنا چاہیں گے تو آپ مخالفت کریں۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر ریونیو): وہ تحریک التواء کا آپ کو اختیار ہی نہیں ہے اور یہ ایڈ میزائل نہیں ہے آپ خود جو ہے اسمبلی قاعدہ ۷۲ اے اور دو پڑھیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ایک سے زیادہ تحریک التواء ایک دن میں نہیں پیش کی جاسکتی ہیں اور چونکہ رکن معزز خود بھی پڑھے لکھے ہیں اور وکیل ہیں وہ خود بھی پڑھ سکتے ہیں لہذا ایک دن میں اتنے تحریک التواء کو پیش کرنا یہ خلاف قاعدہ ہے اور اسمبلی کے قواعد اور ضوابط کے خلاف ہے لہذا اس پر بحث خلاف ضابطہ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب بحث کے لئے تو اب منظور نہیں کیا گیا یہ صرف اس لئے ہم معلومات حاصل کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ باضابطہ ہے آیا ایوان اس کو منظور کرنا چاہیں گے یا نہیں تو اس طرح ہم کام کو مختصر کریں گے۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر ریونیو): یہ آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس کو خود ہی خلاف قاعدہ قرار دے۔ کیونکہ آپ کا اختیار ہے اور یہ اسمبلی کے قاعدے اور قواعد کے خلاف ہے لہذا ایک

ہی دن میں ایک ہی تحریک التواء ہو سکتا ہے لہذا ایجنڈے پر کوئی اور ایشو ہے تو آپ پیش کریں تحریک التواء کا جو وقت ہے وہ گزر گیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں جناب اسپیکر یہی بات جو وزیر صاحبان فرما رہے ہیں وہ ایک بات صحیح ہے کہ ایک تحریک التواء آج آ گیا ہے اس پر رولنگ ہوگی اس لئے آج ایک کے علاوہ اور نہیں ہو سکتا اصول یہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سب اس پر راضی ہیں۔

(شور)

مولانا امیر زمان صاحب تحاریک کہیں آئے ہیں ہم چاہیں گے کہ بس نکالیں اس کو ختم کرتے جائیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): ایک تحریک التواء پیش ہو گیا قاعدے کے مطابق اب باقی جو تحریک التواء ہے وہ آج پیش نہیں ہو سکتا لہذا جو لائن آف آرڈر کے متعلق ہے آپ ایک رولنگ دے دیں کہ لائن آف آرڈر کے متعلق ۲۹ کو بحث ہوگی بس مسئلہ ختم آج کوئی دوسری تحریک التواء پیش نہیں ہو سکتی ہے ایک پیش ہوا اور ۲۹ کے لئے منظور ہے بس مسئلہ خلاص۔

قرارداد نمبر ۵۴ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ:

ہرگاہ کہ نصیر آباد صوبہ کا واحد گنجان آباد ڈویژن ہے۔ جہاں کوئی ایلیمنٹری ایجوکیشنل ٹریننگ کالج نہ ہونے کی وجہ سے نہ صرف وہاں کے طلبہ اور طالبات کو ٹریننگ کے لئے دور دراز ایلیمنٹری ایجوکیشنل ٹریننگ کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ بلکہ بھاری اخراجات کی وجہ سے اکثر غریب طلبا وطالبات اپنی ٹریننگ مکمل نہیں کر پاتے جو کہ ان کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے جبکہ اس کے برعکس صوبہ کے پانچ ڈویژنوں یعنی کوئٹہ میں دو، قلات میں تین، سبی میں ایک، مکران میں ایک اور ژوب ڈویژن میں ایک ایلیمنٹری ایجوکیشن ٹریننگ کالج قائم ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر علاقے کے عوام کے دیرینہ مطالبہ اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے نصیر آباد ڈویژن میں دو ایلیمنٹری ایجوکیشن